آل عمران : 32

قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ ۔ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْکٰفِرِیْنَ

(کہہ دیجئے : اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کرو ۔ پھر اگر وہ منہ پھیر لیں تو بے شک اللہ کافروں کو پسند نہیں کرتا ۔)

قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ (کہہ دیجئے : اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کرو)

اَطِیْعُوا (طوع) : ۔ اطاعت ۔ فرمانبرداری

طوع بمعنی دل کی خوشی اور رضامندی (یہ کُرْہٌ [کراہت، نفرت، ناپسندیدگی] کی ضد ہے)
اَطَاع سے مراد ایسی فرمانبرداری ہے جو دل کی خوشی سے کی جائے ۔

یہاں یہ نہیں کہا گیا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ۔ اِس کی حکمت یہ بتاتے ہیں کہ یہاں اِس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی اطاعت کرنا اور رسولؐ کی اطاعت کرنے میں کوئی فرق نہیں ۔ عبادت صرف اللہ کی ہی کرنی ہے ۔ دُعا صرف اللہ ہی سے مانگنا ہے ۔ توکل بھی اللہ ہی پر کرنا ہے لیکن اطاعت اللہ تعالیٰ اور رسولؐ کی کرنی ہے ۔ واللہ اعلم

اللہ اور رسولؐ کی اطاعت زبان سے بھی اور عمل سے بھی کرنا ہے ۔ پچھلی آیت میں رسولؐ کی پیروی کی بات تھی ۔ یہاں اطاعت کی بات ہے ۔ یعنی صرف پیروی نہ کرو بلکہ اطاعت بھی کرو ۔ جو حکم اللہ اور رسولؐ نے دیئے ہیں اُس پر خوشی خوشی عمل کرو ۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْکٰفِرِیْنَ (پھر اگر وہ منہ پھیر لیں تو بیشک اللہ کافروں کو پسند نہیں کرتا ۔)

یعنی اگر تم نے اللہ اور رسولؐ کی اطاعت نہیں کی تو تم بھی کافروں میں سے ہوگے ۔ اللہ تعالیٰ اور رسولؐ دونوں کی اطاعت لازمی ہے ۔ اگر کوئی اللہ اور رسولؐ کی اطاعت نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ ایسے کافروں سے محبت نہیں رکھتا ۔ اہلِ کتاب کہتے تھے کہ ہمیں اللہ سے بہت محبت ہے، ہم اللہ کے پیارے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ مجھے تم سے کوئی محبت نہیں جب تک کہ تم رسولؐ کی اتباع اور اطاعت دونوں نہ کرو ۔

بخاری : ۔ رسولؐ نے فرمایا : میری پوری امت جنت میں جائے گی سوائے اُن کے جنہوں نے انکار کیا ۔ صحابہؓ نے عرض کیا : یا رسولؐ اللہ ! انکار کون کرے گا ؟ فرمایا : جو میری اطاعت کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو میری نافرمانی کرے گا اُس نے انکار کیا ۔

بخاری : ۔ رسولؐ نے فرمایا : جس نے میری اطاعت کی اُس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اُس نے اللہ کی نافرمانی کی ...

جو اللہ اور رسولؐ کی اطاعت سے منہ موڑے انھیں کافر کہا گیا ۔ ایسے لوگوں کے ایمان کا کوئی اعتبار نہیں ۔
یہاں اُن لوگوں کا بھی رد کیا گیا جو صرف قرآن کو مانتے ہیں لیکن حدیثوں کو نہیں مانتے ۔ جب تک کوئی رسولؐ کی بات نہ مانے اُس وقت تک دین مکمل نہیں ہوتا ۔

ابوداؤد : ۔ نبیؐ نے فرمایا : میں تم میں سے کسی کو اپنے تخت (Couch) پر ٹیک لگائے ہرگز اِس حال میں نہ پاؤں کہ اس کے پاس میرے احکام اور فیصلوں میں سے کوئی حکم آئے جن کا میں نے حکم دیا ہے یا جن سے روکا ہے اور وہ یہ کہے : یہ ہم نہیں جانتے، ہم نے تو اللہ کی کتاب میں جو کچھ پایا بس اُسی کی پیروی کی ہے ۔

رسولؐ کی اطاعت کے بارے میں اِس آیت کی طرح تاکیدی بات سورۃ النساء میں آئی ہے ۔

النساء : 65 ← پس قسم ہے تیرے رب کی یہ مومن نہیں ہو سکتے، جب تک کہ اپنے تمام آپس کے جھگڑوں [اختلافات / تنازعات] میں آپ کو حاکم نہ مان لیں ۔ پھر جو فیصلے آپ اُن میں کر دیں اُن سے [زبان سے اعتراض کرنا تو دُور] اپنے دلوں میں بھی تنگی [ناخوشی] محسوس نہ کریں ۔ اور اِس طرح [فیصلوں کو] تسلیم کریں جس طرح تسلیم کرنے کا حق ہے ۔

آل عمران : 31 میں کہا گیا کہ جو رسولؐ کی اتباع نہیں کرتا، اُس کے اندر اللہ اور رسولؐ کی محبت نہیں ہے لیکن النساء : 65 میں کہا گیا : جو رسولؐ کی اتباع نہیں کرتا، اُن کے اندر ایمان ہی نہیں ۔ اور رب کی قسم کھا کر اور زیادہ زور دیا گیا ۔ قرآن میں کئی جگہ قسم کھا کر بات پر زور دیا گیا ۔ کبھی وقت کی قسم (وَالْعَصْرِ) کھائی گئی، کبھی سورج کی قسم (وَالشَّمْسِ) تو کبھی انجیر و زیتون کی قسم (وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ) کھائی گئی ۔ لیکن النساء : 65 میں رب کی قسم (فَلَا وَرَبِّکَ) کی قسم کھائی گئی یعنی کسی چیز کی قسم نہیں بلکہ اللہ نے خود اپنے آپ کی قسم کھا کر کہا ہے ۔ اس لئے اِس میں بہت زیادہ تاکید (زور) ہے ۔

کوئی شخص مومن ہو ہی نہیں سکتا اگر وہ رسولؐ کے فیصلوں پر دل میں بھی تنگی پائے ۔ مومن تو وہ ہے جو رسولؐ کے ہر فیصلے پر راضی ہو اگرچہ وہ فیصلہ اُس کے خلاف ہی کیوں نہیں جا رہا ہو پھر بھی وہ رسولؐ کے فیصلوں پر پوری طرح مطمئن اور راضی رہ کر اُسے دل سے تسلیم کرتا ہے ۔

آل عمران : 32-28 ← آیات میں ربط

I> آیت : 28 ⟷ آیات : 32-31

28 ← i> دوستی میں محبت اور اطاعت ہوتی ہے ۔ کافروں کو دلی دوست بنانے سے منع کیا گیا ۔ یعنی مومنوں سے وفاداری (Loyalty) کی بات ہے ۔

ii> اَلْکٰفِرِیْنَ کا لفظ اِس آیت اور آیت : 32 میں آیا ہے ۔

32-31 ← i> اللہ اور رسولؐ سے محبت اور اطاعت کے بارے میں یعنی وفاداری کے بارے میں بات ہے ۔

32 ← ii> اَلْکٰفِرِیْنَ کا لفظ آیت : 28 میں بھی آیا ہے ۔

II> آیت : 28 ⟷ آیت : 30

28 ← وَیُحَذِّرُکُمُ اللّٰہُ نَفْسَہٗ ۔ وَاِلَی اللّٰہِ الْمَصِیْرُ
(اور اللہ تمہیں اپنے آپ سے ڈراتا ہے ۔ اور اللہ ہی کی طرف پلٹنا ہے ۔)

30 ← وَیُحَذِّرُکُمُ اللّٰہُ نَفْسَہٗ ۔ وَاللّٰہُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ
(اور اللہ تمہیں اپنے آپ سے ڈراتا ہے ۔ اور اللہ بندوں سے بڑی شفقت کرنے والا ہے ۔)

آیات 28 اور 30 میں ہوبہو ویسی ہی بات آئی ہے (وَیُحَذِّرُکُمُ اللّٰہُ نَفْسَہٗ) لیکن آیت : 28 میں اُس کے بعد دوبارہ ڈرایا گیا اور آیت : 30 میں ڈرانے کے بعد اللہ کی بندوں کے ساتھ شفقت کی بات کی گئی ۔ اگر اللہ کی شفقت چاہتے ہو تو اللہ کے احکام پر عمل کرو ۔ اور اِن آیات کے حوالے میں یہ کہ کافروں کو دلی دوست نہ بناؤ ۔ ویسے بھی اللہ کا ڈر اور اللہ سے امید بھی ہونی چاہیئے ۔

III> آیت : 29 ⟷ آیت : 30

29 ← قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِیْ صُدُوْرِکُمْ اَوْ تُبْدُوْہُ یَعْلَمْہُ اللّٰہُ
(کہہ دیجیے ! اگر تم چھپاؤ جو تمہارے سینوں میں ہے یا تم ظاہر کرو اسے، جانتا ہے اُسے اللہ)

i> یعنی اللہ سے کوئی بھی چیز چھپی ہوئی نہیں ۔ اللہ کو ہر چیز کا علم ہے ۔

ii> وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے)

30 ← یَوْمَ تَجِدُ کُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَیْرٍ مُّحْضَرًا وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَیْنَہَا وَبَیْنَہٗٓ اَمَدًاۢ بَعِیْدًا
(جس دن ہر شخص اپنی کی ہوئی اچھائی اور اپنی کی ہوئی بُرائی کو اپنے سامنے پائے گا، وہ چاہے گا کہ کاش ! اُس کے اور اُس کی بُرائی کے درمیان دُور کا فاصلہ ہوتا)

i> یعنی قیامت کے دن کسی بھی شخص سے کچھ بھی چھپا نہیں ہوگا ۔ اُس کی نیکیاں اور بُرائیاں سامنے لائی جائیںگی ۔ قیامت کے دن تمہیں علم ہوگا ۔

ii> کسی بھی شخص کو کسی چیز پر اختیار حاصل نہیں ہوگا ۔ وہ چاہے گا کہ کاش میرے اور میری بُرائی کے درمیان فاصلہ ہوتا ۔ لیکن وہ ایسا کرنے پر قادر نہیں رہے گا ۔

مختصراً دونوں آیات (29 اور 30) میں علم اور قدرت / اختیار کی بات ہے ۔

Flow Chart : آل عمران : 32-28 ← آیات میں ربط

28 ← موضنوں سے وفاداری

28 ← i> اللہ تمہیں اپنے آپ سے ڈراتا ہے
ii> اور اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے

29 ← i> اللہ سے کوئی چیز چھپی نہیں (علم)
ii> اللہ ہر چیز پر قادر ہے (اختیار)

30 ← i> قیامت کے دن کسی شخص سے کوئی چیز چھپی نہ ہوگی (علم)
ii> ہر شخص چاہے گا اُس کے اور اُس کے بُرائی کے درمیان فاصلہ ہو لیکن کوئی اختیار نہیں ہوگا (اختیار)

30 ← i> اللہ تمہیں اپنے آپ سے ڈراتا ہے
ii> اور اللہ بندوں پر بڑا شفقت کرنے والا ہے

32-31 ← اللہ اور رسولؐ سے وفاداری

Compiled by : Bint A. Shakoor
(As-Saajidoon)